CPL 61

روزنامہ

الفضل

PH: 0092 4524 213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

ہفتہ 22 جولائی 2000ء - 19 ربیع الثانی 1421 ہجری - 22 وفا 1379 ہش جلد 50-85 نمبر 165

پاکیزہ مجالس

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے کچھ بزرگ فرشتے گھومتے رہتے ہیں اور انہیں ذکر کی مجالس کی تلاش رہتی ہے۔ جب وہ کوئی ایسی مجلس پاتے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہو رہا ہو تو وہاں بیٹھ جاتے ہیں اور پروں سے اس کو ڈھانپ لیتے ہیں۔ ساری فضا ان کے اس سایہ برکت سے معمور ہو جاتی ہے۔ جب لوگ اس مجلس سے اٹھ جاتے ہیں تو وہ بھی آسمان کی طرف چلے جاتے ہیں۔

(صحیح مسلم کتاب الذکر باب فضل مجالس الذکر)

◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆

35 واں جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ برطانیہ

منعقدہ 28 تا 30 جولائی 2000ء

ایم ٹی اے سے نشر ہونے والے پروگرام۔ پاکستانی وقت کے مطابق

جمعہ 28 جولائی 2000ء

2-45 p.m. مشاعرہ۔ جلسہ سالانہ ربوہ کی یادیں

4-00 p.m. اسلام آباد (لندن) سے لائیو نشریات

5-00 p.m. خطبہ جمعہ۔ لائیو

8-25 p.m. اسلام آباد سے لائیو پروگرام۔ پرچم کشائی

افتتاحی سیشن

8-30 p.m. تلاوت ترجمہ۔ اردو نظم

9-00 p.m. حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا افتتاحی خطاب

11-00 p.m. اسلام آباد سے لائیو پروگرام۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ہفتہ 29 جولائی 2000ء

1-00 a.m. جمعہ کے دن کی کارروائی (دوبارہ)

4-05 a.m. تلاوت۔

4-30 a.m. جمعہ کے دن کے جلسہ کے پروگرام (دوبارہ)

10-00 a.m. تلاوت

10-10 a.m. ہمارا جلسہ سالانہ۔ ایم ٹی اے جرمنی

11-20 a.m. جلسہ سالانہ انڈونیشیا 2000ء کی جھلکیاں

1-00 p.m. اسلام آباد سے لائیو

دوسرا سیشن

2-00 p.m. تلاوت۔ ترجمہ۔ نظم

2-15 p.m. مالی قربانیوں کی اہمیت ضرورت اور برکات از مکرم زاہد احمد خان صاحب۔ بلنگھم (انگلش)

2-40 p.m. خلافت کی برکات اور ہماری ذمہ داریاں از مکرم راویل بخاری صاحب لندن۔ (انگلش)

3-05 p.m. اپنے متبعین کی تربیت کے ضمن میں سیرۃ حضرت نبی کریم ﷺ کی پاکیزہ مثالیں از مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب نائب امیر برطانیہ اور امام بیت الفضل لندن (اردو)

3-35 p.m. اردو نظم۔ اعلانات

3-45 p.m. سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا خواتین سے خطاب (جلسہ گاہ خواتین سے)

5-30 p.m. اسلام آباد سے لائیو

تیسرا سیشن

8-00 p.m. تلاوت و ترجمہ۔ نظم

8-30 p.m. سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا خطاب

11-00 p.m. اسلام آباد سے لائیو نشریات

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اتوار 30 جولائی 2000ء

1-00 a.m. ہفتہ کے روز دوسرے سیشن کی کارروائی (دوبارہ)

4-00 a.m. ہفتہ کے پروگرام (دوبارہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

چوتھا سیشن

2-00 p.m. تلاوت۔ ترجمہ۔ نظم

2-15 p.m. بدلتے ہوئے عصری تقاضے اور دینی تعلیمات از مکرم کریم اسعد احمد خان۔ لندن۔ (انگلش)

2-40 p.m. رفقائے حضرت مسیح موعود کی زندگیوں میں آنے والا انقلاب از مکرم ابراہیم احمد نون۔ صدر مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ (انگلش)

3-05 p.m. اردو نظم۔ اعلانات۔

3-10 p.m. احمدیت۔ خدا تعالیٰ کے ہاتھ کا لگایا ہوا سرسبز پودا از مکرم ڈاکٹر افتخار احمد ایاز' امیر جماعت احمدیہ برطانیہ۔ (اردو)

3-40 p.m. معزز مہمانوں کی تقاریر۔ پیغامات۔

4-40 p.m. عالمی بیعت کے بارے میں ہدایات

5-00 p.m. عالمی بیعت کی تقریب (اسلام آباد سے لائیو)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

آخری سیشن

8-00 p.m. تلاوت۔ اردو ترجمہ۔ عربی قصیدہ۔ اردو نظم

8-30 p.m. سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا اختتامی خطاب

11-00 p.m. اسلام آباد سے لائیو پروگرام

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

خصوصی درخواست دعا

○ احباب جماعت سے جملہ اسیران راہ مولا کی جلد اور باعزت رہائی کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور ہر شر سے بچائے۔

موسم برسات کی شجرکاری مہم

○ موسم برسات کی آمد آمد ہے اور اہالیان ربوہ اپنے پیارے شہر میں پودے لگانے کی تیاری کر رہے ہوں گے۔ تزئین ربوہ کمیٹی نے موسم برسات کے اس شجرکاری موسم میں ہر گھر کے لئے کم از کم ایک پودہ لگا کر اس کی نشوونما کا مناسب انتظام کرنا ٹارگٹ مقرر کیا ہے۔ خواہ یہ پودہ گھر کے اندر لگایا جائے یا باہر اس کا فیصلہ گھر والے خود کریں گے۔

یاد رہے کہ ہمارے شہر میں موسم برسات میں لگائے جانے والے پودے دوسرے موسموں کی نسبت زیادہ کامیابی کے ساتھ بڑھتے ہیں اس لئے کوشش کریں کہ اس بہترین موسم کا زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھاتے ہوئے ہم اپنے پیارے شہر کو سرسبز کرنے کی کوشش کریں۔

جہاں تک درختوں کی اہمیت اور ضرورت کا تعلق ہے تو ہر شخص بخوبی یہ علم رکھتا ہے کہ آج کے اس دور میں جبکہ فضا آلودہ ہو چکی ہے ہمارے پاس ماحول کو اور فضا کو صاف ستھرا رکھنے کا صرف ایک ہی راستہ رہ گیا ہے کہ ہم زیادہ سے زیادہ درخت لگائیں۔ کیونکہ صرف اور صرف درختوں ہی کی وجہ سے ہم فضاء سے تازہ اور صاف ستھری ہوا میں سانس لے سکتے ہیں درخت آکسیجن پیدا کرنے کی فیکٹریاں ہیں۔ جو قدرت نے ہمارے لئے تیار کی ہیں۔ اس لئے ہمیں اپنے پیارے اور خوبصورت شہر میں بہت زیادہ درخت لگانے کی ضرورت ہے۔ تاکہ ہم موسم گرما کی شدت سے بچنے کے ساتھ ساتھ صحت مند ماحول بھی پیدا کر سکیں۔

اس لئے اہالیان ربوہ سے درخواست ہے کہ لازماً ہر گھر ایک پودہ ضرور لگائے اور اس کی نشوونما کا مناسب انتظام کرے۔ امید ہے کہ اہالیان ربوہ ہمیشہ کی طرح امسال بھی ہماری درخواست پر بڑھ چڑھ کر اس شجرکاری مہم کو کامیاب بنائیں گے۔

(تزئین ربوہ کمیٹی)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا دورۂ انڈونیشیا

مکرم نصیر احمد قمر صاحب

نوٹ: یہ مضمون حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے دورہ انڈونیشیا کے دوران تحریر کیا گیا۔

ہر گام پہ ہمراہ رہے نصرت باری
ہر لمحہ و ہر آن۔ خدا حافظ و ناصر

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 19 جون بروز سوموار سوا تین بجے سہ پہر انگلستان سے انڈونیشیا کے سفر پر روانہ ہوئے اور خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ 20 جون کو بخیر و عافیت انڈونیشیا کی سرزمین پر قدم رنجہ فرمایا۔ خلفائے حضرت اقدس مسیح موعود میں سے کسی خلیفہ کا انڈونیشیا کا یہ پہلا دورہ ہے۔

انڈونیشیا کی جماعت اپنے اخلاص، ایثار، فدائیت، خلافت سے والہانہ محبت اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے جان، مال، وقت اور عزت کی قربانیاں پیش کرنے کے لحاظ سے اپنا ایک خاص مقام رکھتی ہے۔ مختلف ممالک سے مرکز میں آکر دینی تعلیم حاصل کرنے والوں میں انڈونیشیا دیگر تمام ممالک پر ایک سبقت رکھتا ہے اور ایک بڑی تعداد ایسے واقفین زندگی کی انڈونیشیا سے تعلق رکھتی ہے جنہوں نے قادیان اور پھر ربوہ میں لمبا عرصہ قیام کرکے علوم دینیہ کی تحصیل کی اور پھر نہ صرف انڈونیشیا میں بلکہ مختلف ممالک میں احمدیت کی اشاعت کے لئے خدمت دین کی توفیق پائی اور مسلسل پاتے چلے جا رہے ہیں۔

ایک لمبے عرصے سے جماعت کی خواہش تھی کہ حضرت خلیفۃ المسیح ان کے ملک میں بنفس نفیس تشریف لاکر اپنے قدوم میمنت لزوم سے اس خطۂ ارض کو برکت بخشیں۔ لیکن جب بھی کوشش کی جاتی مختلف موانع درپیش آجاتے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کے لئے ایک وقت مقرر فرما رکھا ہے اور جب وہ کسی چیز کا ارادہ فرمائے تو پھر تمام روکیں دور ہونے لگتی ہیں اور غیب سے راستے ہموار ہونے لگتے ہیں۔ چنانچہ جماعت انڈونیشیا کے لمبے صبر، حوصلہ، قربانی اور دعاؤں کے بعد آج وہ وقت آیا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنفس نفیس ان میں موجود ہیں۔ اور احباب جماعت انڈونیشیا کے دل اپنے مولا کے اس فضل و احسان پر بے پناہ خوشی و مسرت اور جذبات تشکر سے معمور ہیں اور بلاشبہ ان پر ذیل کے اشعار کا مضمون خوب چسپاں ہو رہا ہے۔

آج ہر ذرہ سر طور نظر آتا ہے
جس طرف دیکھو وہی نور نظر آتا ہے
کس کے محبوب کی آمد ہے کہ ہر خورد و کلاں
نشۂ عشق میں مخمور نظر آتا ہے
شکر کرنے کی بھی طاقت نہیں پاتا جس دم
کیا ہی نادم دل مجبور نظر آتا ہے
آج ہر ایک ہے مشتاق لقائے شہ دیں
گھر میں بیٹھا کوئی رہ جائے یہ ممکن ہی نہیں
ایک پر ایک گرا پڑتا ہے اللہ رے شوق
خوف ہے اوروں سے پیچھے نہ میں رہ جاؤں کہیں
بچے ہنستے ہیں خوشی سے تو بڑے ہیں دلشاد
جذبۂ شوق کے ظاہر ہیں جبیں پر آثار
تازگی آ گئی چہروں پہ کھلے جاتے ہیں
دل کی حالت کا زباں کر ہی نہیں سکتی اظہار
مژدۂ وصل لئے صبح مسرت آئی
فضل مولا سے ہوئی دور اداسی یک بار

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا یہ دورۂ انڈونیشیا اپنے اندر کئی اعجازی پہلو لئے ہوئے ہے۔ بہت سی روکیں تھیں جو خدا تعالیٰ نے اپنے امر سے اس طرح دور فرما دیں کہ گویا وہ اب بالکل معدوم ہو کر رہ گئی ہیں۔ خلافت رابعہ کے اس مبارک دور میں ہم نے قدم قدم پر ایسے معجزانہ انقلابات کا مشاہدہ کیا ہے۔ 1989ء میں جب برلن کی دیوار منہدم ہوئی تو حضور ایدہ اللہ کے ایک الہام 'Friday the 10th' کے ساتھ اس کا حیرت انگیز تعلق اور اس کے بعد سابقہ سوویت یونین کی ریاستوں میں ظاہر ہونے والی تبدیلیاں اور پھر ان میں احمدیت کا نفوذ، یہ کوئی معمولی واقعات نہیں۔ اسی طرح حضور ایدہ اللہ کا 1991ء میں قادیان دارالامان میں ورود مسعود اور صد سالہ جلسہ میں شمولیت بھی ایسے ہی عظیم الشان اعجازی واقعات میں سے ہیں جن کے اندر اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے لاتعداد نشانات پنہاں ہیں۔ دنیا کے دیگر کئی ممالک میں بھی جس طرح آسمان سے فرشتے اتر کر احمدیت کے خلاف کھڑی کی گئی روکوں کو منہدم کر رہے ہیں اور سعید روحوں کو قبول احمدیت کے لئے مستعد کر رہے ہیں ان کا ذکر حضور ایدہ اللہ اپنی جلسہ سالانہ کی تقاریر میں فرماتے رہتے ہیں۔ انڈونیشیا کا یہ دورہ بھی اس صدی کے ایسے ہی عظیم الشان اور دور رس واقعات میں سے ایک ہے۔ ایسے تمام واقعات اور انقلابات اس امر کا ثبوت ہیں کہ خلافت احمدیہ خدا تعالیٰ سے مؤید و منصور ہے۔ آسمان پر ایک تغیر ہو رہا ہے اور احمدیت کے عالمگیر غلبہ کے دن نزدیک سے نزدیک تر آ رہے ہیں۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود نے بیان فرمایا ہے کہ جب کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی محبت میں فنا ہو کر شدت اتصال کی وجہ سے خدائے عزوجل کے رنگ سے ظلی طور پر رنگین ہو جاتا ہے اور تجلیات الٰہیہ اس پر دائمی طور پر قبضہ کر لیتی ہیں تو خدائے تعالیٰ کبھی ایسا بھی کرتا ہے کہ:۔

"جیسا کہ وہ خود مبارک ہے ایسا ہی اس کے اقوال و افعال و حرکات و سکنات اور خوراک و پوشاک اور مکان اور زمان اور اس کے جمیع لوازم میں برکت رکھ دیتا ہے۔ تب ہر یک چیز جو اس سے مس کرتی ہے بغیر اس کے جو یہ دعا کرے برکت پاتی ہے۔ اس کے مکان میں برکت ہوتی ہے۔ اس کے دروازوں کے آستانے برکت سے بھرے ہوتے ہیں۔ اس کے گھر کے دروازوں میں برکت برستی ہے جو ہر دم اس کو مشاہدہ ہوتی ہے اور اس کی خوشبو اس کو آتی ہے۔ جب یہ سفر کرے تو خدا تعالیٰ مع اپنی تمام برکتوں کے اس

باقی صفحہ 7 پر

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی

مجلسِ عرفان

25 فروری 2000ء

مرتبہ: غلام مصطفیٰ تبسم صاحب

سوال:۔ سورۃ التکاثر میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ثم لتسئلن .... ذہن میں یہ سوال اٹھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس دور میں خلافت کی اتنی عظیم نعمت سے نوازا ہے۔ سمجھ نہیں آتی کس طرح اس کا شکر ادا کریں۔

جواب:۔ نعمت سے مراد یہاں خلافت تو نہیں ہے اس آیت میں النعیم سے مراد ہے دنیا میں تم عیش و عشرت کرتے پھرتے رہے ہو' اللہ کی نعمتوں سے ناجائز فائدہ اٹھاتے رہے ہو اس کے بارے میں تم سے پوچھا جائے گا۔

سوال:۔ خلیفہ پگڑی کیوں پہنتے ہیں۔

جواب:۔ کچھ تو پہننا ہے میں ٹوپی پہنتا تو تم نے کہنا تھا ٹوپی کیوں پہنتے ہو' مگر اصل بات یہ ہے پگڑی ہم نے پہلے اسی طرح دیکھی ہے' حضرت مسیح موعود کی پگڑی تھی' حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی پگڑی تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی پگڑی تھی تو وہی پگڑی ورثے میں مجھے مل گئی ہے۔

سوال:۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے کپڑے کہیں محفوظ ہیں۔

جواب:۔ رسول اکرم ﷺ کے کپڑے میرے علم کے مطابق کہیں بھی محفوظ نہیں اور اس زمانے میں انتظام بھی نہیں تھا کپڑوں کو محفوظ کرنے کا اب تو ایسا انتظام ہو گیا ہے کہ کپڑوں کی حفاظت کی جا سکتی ہے ان کے اوپر ایسے مصالحے لگائے جا سکتے ہیں کہ وہ گلیں سڑیں نہیں' خراب نہ ہوں مگر اس زمانے میں ایسا کوئی انتظام نہیں تھا۔

سوال:۔ ایم ٹی اے کتنے سال چلے گا اور آپ کے خیال میں کتنی ترقی ہوگی؟

جواب:۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ چلے گا تو ہمیشہ۔ اب انشاء اللہ کبھی بھی ختم نہیں ہو سکتا مگر کتنی ترقی ہوگی اللہ تعالیٰ آپ کو بتا دے گا آپ دیکھیں گے ہر سال۔

سوال:۔ حضور۔ جب قرآن کریم نازل ہوا تو اس دوران جو کاتب تھے وہ کس چیز سے لکھتے تھے۔

جواب:۔ قلم سے۔ قرآن کریم میں آتا ہے ن والقلم ..... نون کا ایک معنی دوات بھی ہے جو قلم دوات سے لکھتے ہیں اس زمانے میں بھی قلمیں تھی اور قلموں سے لکھا جاتا تھا۔

سوال:۔ مرنے کے بعد دوسری زندگی میں کیا یہی خاکی جسم زندہ کیا جائے گا؟ جب دنیاوی زندگی میں برا اور اچھا فعل اس خاکی جسم سے سرزد ہوتا ہے تو پھر یہ اس کی جزا سزا سے کیونکر بچ سکے گا؟

جواب:۔ مرنے کے بعد یہ جسم تو بہرحال زندہ نہیں ہوگا یہ خیال تو بھول جائیں اور اگر یہ جسم زندہ ہو تو مصیبت پڑ جائے کیونکہ مرنے کا پتہ نہیں کب مرنا ہے کوئی سو سال کا بڈھا بھی مر سکتا ہے تو کیا اسی جسم کے ساتھ زندہ ہوگا بے چارہ! کوئی اندھا' کانا' لولا' لنگڑا مر سکتا ہے تو اس طرح زندہ ہوگا۔ یہ تو اللہ کا احسان ہے کہ جسم کو دوبارہ زندہ نہیں کرے گا لیکن اس کے اندر جو روح ہے اس کو ایک جسم عطا کیا جائے گا حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ ہمارے بدن سے جیسے روح بنی ہے اسی طرح روح کے بدن سے ایک اور روح نکلے گی اور وہاں بھی روح اور بدن کا رشتہ اسی طرح قائم رہے گا۔

سوال:۔ بچوں کو کس عمر میں قرآن کریم شروع کرنا چاہئے۔

جواب:۔ جتنی جلدی ہو اچھا ہے' بعض بچے تو بہت جلدی شروع کر دیتے ہیں میں نے دیکھا ہے بعض بچے اڑھائی سال کی عمر میں قرآن کریم پڑھنا شروع کر دیتے ہیں لیکن چار سال کی عمر تو عام ہے۔ تو بہتر یہی ہے کہ چار سال کی عمر سے نو سال کی عمر تک قرآن کریم بھی سیکھ لیں اور اس کا ترجمہ اگر ہو سکتا ہو تو وہ بھی سیکھ لیں ورنہ صرف ناظرہ پڑھیں اور آمین کروالیں۔

سوال:۔ حضور اکیلی عورت حج پر جا سکتی ہے۔

جواب:۔ اکیلی عورت اگر بوڑھی ہو تو اس پر محرم غیر محرم کی شرط اڑ جاتی ہے لیکن ویسے نوجوان لڑکی ہو تو اس کو اکیلے نہیں جانا چاہئے۔ اپنے ماں باپ یا کسی محرم کے ساتھ جانا چاہئے۔

سوال:۔ حضور کیا آپ کے پاس حضرت مسیح موعود کی پگڑی یا جوتی ہے۔

جواب:۔ میرے پاس پگڑی تو نہیں ہے اور جوتی بھی نہیں مگر یہ چیزیں ہمارے خاندان میں بہت لوگوں کے پاس ہوں گی۔ جوتی تو مجھے یاد نہیں۔ مگر پگڑی تو میرا خیال ہے موجود ہے۔ مگر میرے پاس حضرت مسیح موعود کا کپڑا اور کنگھی ہے۔

سوال:۔ جب وقف نو کے بچے بڑے ہوں گے کیا ان کی مرضی ہو گی یا جماعت کی کہ وہ کیا بنیں؟

جواب:۔ میں نے وقف نو کے سارے بچوں کو اجازت دی ہے کہ وہ اپنے مزاج کے مطابق جس تعلیم کا دل چاہتا ہے' جس تعلیم کا شوق ہو وہی اختیار کریں مگر اپنے ماں باپ سے بھی پوچھ لیں مگر جس کا جو مزاج ہو ویسی تعلیم ملنی چاہئے پھر اگر اس کی ضرورت پڑی جماعت کو تو اس سے فائدہ اٹھائیں گے اور بیکار چیز اگر اس نے لی تو ہم اس سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے اس لئے کوشش یہی ہونی چاہئے کہ سائنسی مضمون ہو یا حساب یا اکاؤنٹنگ وغیرہ اس قسم کے مضامین ہیں کہ ہم ان بچوں کو استعمال کر سکیں گے۔

سوال:۔ جس کمرے میں تصویر ہو اس کمرے میں نماز پڑھنی جائز ہے یا نہیں؟

جواب:۔ تصویر اگر قبلہ رخ ہو تو پھر نہیں پڑھنی چاہئے ہر تصویر جو قبلہ رخ ہو اس کو وہاں سے دور کر کے دائیں دیوار یا بائیں دیوار یا کسی دوسری دیوار پر لگا دیں تو نماز کی جگہ بالکل صاف ہونی چاہئے۔

سوال:۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی کے مکمل حالات ہماری جماعت میں اکٹھے نہیں ہیں سوائے آپ کے ان نوٹس کے جو سورۃ القصص کی تشریح میں آپ نے بیان فرمائے ہیں کیا یہ ممکن ہے کہ ان کو الگ شائع کیا جا سکے۔

جواب:۔ یہ تو اس بات پہ منحصر ہے کہ ہمارے جو علماء ہیں ان کو اکٹھا کریں اور ترتیب دیں اور اس سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پوری زندگی پر روشنی پڑ سکتی ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نبوت یا ہجرت کے بعد کی جو زندگی ہے کہ کیا کیا ہوا کیا کیا تبدیلیاں واقع ہوئیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی جو دعا ہے اس میں ساری باتیں آ گئیں... ترجمہ ایک غریب مسافر کو کیا کیا چاہئے' گھر کی چھت چاہئے بیوی چاہئے اور نبوت بھی چاہئے جو سب سے بڑا انعام ہے اور پھر اپنے ساتھ ایک بوجھ بٹانے والا بھی چاہئے جو ہاتھ بٹائے کاموں میں اور پھر دل چاہتا ہو کہ میں واپس بھی جاؤں' کیسے جاؤں اس وقت بھی ساتھ کوئی مددگار ہونا چاہئے تو میں نے اس دعا کو ایک نظم کی صورت میں لکھا ہے اور آج ہی پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کو لکھنے کے لئے دیا تھا۔ یہ نظم آپ پڑھ لینا اس میں سب باتیں آ جائیں گی۔

سوال:۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حالات کے بارے میں کچھ بیان فرمائیں۔

جواب:۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق ہمیں ان کے بچپن کے حالات معلوم ہیں یا پھر نبوت کے متعلق۔ درمیان کا عرصہ خاموشی ہے مگر ایک بات بہرحال قطعی ہے کہ اس زمانے میں آپ پر کوئی الزام کبھی نہیں لگا کسی طرف سے بھی ایسا الزام ثابت نہیں.... پس آنحضرت ﷺ کے اوپر جو یہ آیت نازل ہوئی فقد لبثت.... تو یہ سارے نبیوں کی پہچان کی ایک صورت بیان فرما دی گئی ہے دنیا کے کسی نبی پر بھی اس کے دعوے سے پہلے دشمنوں نے کوئی الزام عائد نہیں کیا صحیح تو الگ جھوٹا الزام بھی نہیں لگایا تو اس کی پہلی زندگی گواہ بن جاتی ہے نبوت کی بعد کی زندگی کے لئے۔ نبوت کے بعد ہر قسم کے الزام لگاتے ہیں اس لئے رسول اکرم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے یہ دلیل عطا فرمائی جو پہلے نبیوں پر بھی کام کر رہی ہے۔

سوال:۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ یٰسین میں فرمایا ہے کہ انما امرہ...... یہاں ارادے کا کیا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کو ارادے کی کیا ضرورت ہے۔

جواب:۔ آپ جو کام کرتے ہیں بغیر ارادے کے کرتے ہیں؟ ہر ذات جو کام کرتی ہے اس کام سے پہلے ایک ارادہ بنتا ہے اور ارادے کے بغیر کوئی کام بن ہی نہیں سکتا اللہ تعالیٰ نے جب کسی کو کچھ بنانا ہو تو ایک ارادہ کرتا ہے اس ارادے کے ساتھ ہی کن فیکون کا مضمون جاری ہو جاتا ہے بغیر ارادے کے جو شخص یا قوم چلتی ہے وہ پاگل پن کی علامت ہے صرف پاگل ہے جو بغیر ارادے کے حرکتیں کرتا رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اوپر تو نعوذباللہ یہ تہمت آپ نہیں لگا سکتے۔

سوال:۔ جب انبیاء مبعوث ہوتے ہیں تو کیا ان کو یک لخت اونچا معیار دے دیا جاتا ہے یا آہستہ آہستہ ترقی پذیر ہوتا رہتا ہے۔

جواب:۔ نبیوں کو نبوت تک پاک زندگی ملتی ہے اور ان کا روحانی اور اخلاقی معیار بڑھتا جاتا ہے یہاں تک کہ نبوت کے معیار کو پہنچیں اور عقل کی پختگی بھی ضروری ہے اسی لئے 40 سال والا عمومی اصول ہے کہ چالیس سال تک عقل والا حصہ بھی پختہ ہو چکا ہوتا ہے کوئی بچپن نہیں رہتا کوئی جوانی کی ایسی باتیں نہیں جو جذبات سے متاثر ہو کر رہا ہو تو 40 سال ایک مناسب عمر ہے ایک قرار کی عمر ہے تو اس وقت تک سارے نبی دنیا میں ترقی کرتے ہیں آخر بچپن سے لے کر اس وقت تک ان کی تربیت روحانی طور پر کی جاتی ہے ان کے اندر اتنی صلاحیتیں ہیں اللہ تعالیٰ کی ربوبیت ان کو اجاگر کرتی ہے پہلے سے بڑھاتی چلی جاتی ہے یہاں تک کہ وہ خدا کی طرف سے انعام پالیتے ہیں۔

سوال:۔ اصحاب الرس کون تھے.....

جواب:۔ یہ جنگلوں کے لوگ تھے اور ایسے علاقے کے لوگ جہاں بہت زیادہ شادابی تھی اور بہت جنگل تھے۔

سوال:۔ آپ نے ایک درس میں فرمایا تھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان 12 انبیاء کرام گزرے ہیں کیا ان کی تفصیل کہیں مل سکتی ہے۔

جواب:۔ 12 کی تصدیق تو موجود ہے رسول اکرم ﷺ کی حدیث اور 12 قبیلوں کے 12 سردار جو تھے ان کا بھی ذکر ملتا ہے مگر انبیاء کے نام میرے ذہن میں معین طور پر نہیں کہ وہ کیا کیا تھے کچھ نام تو ایسے ہیں جو لازماً ہوں گے اس میں حضرت داؤد علیہ السلام ہیں، حضرت سلیمان علیہ السلام ہیں اور حضرت زکریا علیہ السلام ہیں اور بھی بہت سے موٹے موٹے نام ہیں جو ملتے ہیں ان کو صدیوں کے لحاظ سے تقسیم کرنا اور معین کرنا یہ ابھی کام پڑا ہوا ہے جو کرنا چاہئے۔

سوال:۔ جو کوئی مریض لائف سپورٹ مشین پر ہو اور ڈاکٹر بالکل جواب دے دیں اور کوئی بچنے کی امید نہ ہو تو کیا فیصلہ رشتہ داروں پر چھوڑ دیں۔

جواب:۔ میرے خیال میں مشین سے اتارنا ہی بہتر ہے یہ وہم ہوتا ہے کہ وہ زندہ ہے اصل میں اس کا دماغ کام کرنا چھوڑ چکا ہوتا ہے اور ایک روح سے جسم کا زبردستی کا رشتہ رکھا جاتا ہے اور جب مشین اتار دیں تو وہ مرجاتا ہے۔ ان لوگوں کو جو کہہ دیتے ہیں کہ شاید زندہ رہے میں ان کو کہتا ہوں کہ مشین اتروا کے دیکھ لیں پتہ لگ جائے گا 5 منٹ کے اندر حقیقت مل جائے گی اگر اس نے زندہ رہنا ہوا تو اپنے سانس شروع کر دے گا اگر نہیں تو ایک مردے کو پال رہے ہو تو اس کا جسم گھسیٹنے کا کیا فائدہ اس لئے اس کو چھوڑ دینا چاہئے اپنے حال پہ۔

سوال:۔ حضور 5 سال تا 11 سال کے لڑکے لڑکیوں کو چرچ آف انگلینڈ یا رومن کیتھولک سکولوں میں بھیج سکتے ہیں یا نہیں۔

جواب:۔ یہ منحصر ہے اس بات پر کہ آپ نے ان کی تربیت کیسی کی ہوئی ہے اگر گھر میں ان کی تربیت اچھی ہے تو ان کو کیتھولک سکول میں بھیجنے کا ایک فائدہ یہ ہوگا کہ وہاں نسبتاً زیادہ اخلاقی نگرانی کی جاتی ہے اور آج کل جو بگڑا ہوا معاشرہ ہے اس کے مقابل پہ نسبتاً زیادہ صاف ستھرا ماحول ہوتا ہے تو یہ فائدہ تو ہے لیکن روحانی طور پر بچے کو عقل نہ ہو اور وہ ان کی باتوں میں آجائے اور ویسا ہی بن جائے تو پھر تو بہت ہی مہنگا سودا ہے عام جواب تو اس کا یہی ہے خاص بچے کے متعلق میں یہاں تو آپ کو جواب نہیں دے سکتا وہ تو ماں باپ کا فرض ہے کہ وہ دیکھیں اور وہ ذمہ دار ہوں گے اگر بچے کو کوئی روحانی نقصان پہنچا تو پھر یہ ماں باپ ایسے ہیں کہ انہیں بعد میں پچھتانے کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا 5 سال تو ویسے بھی بہت چھوٹی عمر ہے 5 سال تک تو اتنی پختگی آہی نہیں سکتی۔

سوال:۔ آج کل انگلینڈ میں خاص طور پر لندن میں مکانوں کی قیمتیں بہت بڑھ رہی ہیں اس وقت مکان خریدنا چاہئے یا نہیں!

جواب:۔ یہ سوال تو روز ہو رہے ہیں آج ہی ملاقات کے دوران جو ابھی تھوڑی دیر پہلے ختم ہوئی یہی سوال ہوا کہ مکان خریدنا چاہئے تو کہاں خریدنا چاہئے قیمتیں تو بہت بڑھ رہی ہیں اور کوئی پتہ نہیں کہ کتنی بڑھتی چلی جائیں گی لیکن بعض دفعہ قیمتیں ایک دم گر بھی جایا کرتی ہیں تو اپنی توفیق دیکھنی چاہئے اور مکان ایسی جگہ لینا چاہئے کوشش کر کے جہاں احمدی بھی موجود ہوں صرف غیروں کی رسائی نہ ہو بلکہ احمدیوں کا محلہ سا بن جائے اب لندن میں خدا کے فضل سے بہت جگہیں ایسی ہیں جہاں احمدیوں کے محلے بن گئے ہیں ایک دوسرے کے قریب ہیں نمازیں اکٹھی پڑھ سکتے ہیں اس کو اولیت دیں قیمت کے لحاظ سے بعض جگہ کم قیمت ہے بعض جگہ زیادہ ہے اگر احمدی کسی دور کی جگہ اکٹھے ہو سکتے ہیں تو ضروری نہیں اس (بیت الفضل) کے قریب جگہ لیں وہاں اگر اکٹھا ان کا گروہ بن جائے اور اپنی (بیت) بھی بن جائے کوئی حرج نہیں اس لئے اقتصادی طور پر بھی تو نظر رکھنی پڑے گی ہر شخص کے اپنے حالات ہوا کرتے ہیں۔

سوال:۔ کیا فرشتے اللہ تعالیٰ کو دیکھ سکتے ہیں؟

جواب:۔ فرشتے اللہ تعالیٰ کو کس طرح دیکھ سکتے ہیں سوال یہ ہے کہ فرشتے بھی محدود طاقتوں کے مالک ہیں اور اللہ تعالیٰ کو ظاہری آنکھ سے تو دیکھا نہیں جا سکتا روحانی آنکھ سے اس کا تصور کیا جا سکتا ہے۔ فرشتوں کو جو روحانی طور پر طاقتیں دی ہیں اللہ نے وہ بھی الگ الگ ہیں خدا کا کامل تصور ہر فرشتے کو نہیں ہے ہر فرشتے کا ایک محدود تصور ہے طاقتوں کے حوالہ سے جو اس کو عطا ہوئی ہیں۔ اسی لئے انسان کو جو انسان کامل ؐ تھا فضیلت ملی کیونکہ رسول اللہ ﷺ کو بہت زیادہ صلاحیتیں دی گئیں تھیں۔ دائیں طرف کی صلاحیتیں بھی بائیں طرف کی صلاحیتیں بھی امکاناً حدیث میں ہے کہ آپ ؐ کی دعاؤں اور اخلاص کے نتیجے میں نفس کا شیطان بھی مسلمان ہوگیا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان کو فرشتوں پر فوقیت حاصل ہے تو اگر اس فوقیت کے باوجود انسان اپنے خدا کو ظاہری آنکھ سے نہیں دیکھ سکتا تو فرشتے کیسے دیکھ سکتے ہیں فرشتوں کی رویت بھی ہوگی مگر محدود ہوگی عزرائیل کی طاقتیں الگ ہیں اور میکائیل کی طاقتیں الگ دونوں فرشتوں کا تصور اپنی طاقتوں کے مطابق خدا کا ہے ایک فرشتے کا روح قبض کرنے کے نظام سے تعلق ہے اور وہ یہ جانتا ہے کہ خدا نے یہ یہ چیزیں رکھی ہوئی ہیں روح قبض کرنے کے لئے اور ایک فرشتے کا تعلق خوراک کے نظام سے ہے تو وہ بہتر جانتا ہے کہ خوراک کا نظام کیسے چلنا چاہئے اس لحاظ سے ان کی رویت لازماً انسانی رویت کی نسبت محدود ہوتی ہے کسی آنکھ سے بھی خدا تعالیٰ براہ راست نظر نہیں آ سکتا اس کا تصور، اس کی صفات کا تصور دل میں ہو سکتا ہے اور وہی رویت ہے اس کے سوا کوئی ایسی رویت نہیں جیسا کہ قرآن کریم فرماتا ہے آنکھیں اس کو نہیں پکڑ سکتیں وہ جتنا چاہے خود آنکھوں پہ ظاہر ہوا اور ہر ایک پر ظہور الگ الگ ہے۔

سوال:۔ مستورات کی جانب سے سوال ہوا کہ پاکستان میں ایک عورت تھی جس کو جن پڑ گیا عورت مرد کی آواز میں بول رہی تھی اور اپنا نام یوسف بتا رہا تھا جب جانے لگا تو دروازہ خود بخود کھل گیا اور تانگہ میں بیٹھی تو تانگہ نہیں چل رہا تھا آخر اس نے حضرت سلیمان کا واسطہ دیا تو وہ گھوڑا چل پڑا مگر جن نے کہا میں تمہیں ساتھ لے کر جاؤں گا اور آخر چند دن بعد عورت مرگئی۔؟

جواب:۔ بڑی گپ ہیں وہ ایسی بات ہو ہی نہیں سکتی وہم ہے۔ صرف یہ بات تو ہو سکتی ہے کسی عورت کو وقتی طور پر ہسٹریا کے نتیجہ میں آواز بدل جائے اور مردوں کی طرح ہو جائے لیکن یہ نہیں ہو سکتا کہ اس ہسٹریا کے نتیجہ میں گھوڑے کو بھی ہسٹریا ہو جائے اور وہ بھی خود بخود ہی دوڑ پڑے بغیر تانگہ بان کے۔ یہ فرضی قصے ہیں یا کوئی معمولی سی بات دیکھی ہو ہسٹریا کے نتیجے میں جس کو بڑھا چڑھا دیا ہو میں جب ربوہ میں لنگر خانہ میں کام کیا کرتا تھا جلسہ سالانہ وغیرہ کے دنوں میں تو ایک دفعہ ساری پیڑے بنانے والی عورتیں اور تندور میں روٹیاں لگانے والے سب بھاگ گئے میں حیران ہوا کہ یہ کیا ہوا دوڑ کے جا کے پتہ کیا کہ کہاں بھاگ گئے ہیں، اس وقت آپ کو پتہ ہے کہ 5 منٹ بھی ہمارے لئے بہت قیمتی ہوتے تھے کیونکہ روٹیاں پوری کرنی ہوتی تھیں مہمانوں کی تعداد کے مطابق آرڈر ملتا تھا اور ہم وقت کا نقصان برداشت نہیں کر سکتے تھے' تو جب میں نے پتہ کیا تو انہوں نے بتایا کہ ایک عورت پیڑے بنانے والی کو جن پڑ گیا ہے اور وہ نوبہار شاہ ایک بزرگ ہوا کرتے تھے ان کا جن ہے اور وہ ان بزرگ کی آواز میں باتیں کر رہی ہے۔ میں بھی گیا اور میں نے عورت سے پوچھا اس کی آواز واقعی مردوں جیسی تھی میں نے کہا کون ہے تو تو اس نے کہا میں نوبہار شاہ ہوں میں نے کہا تعارف کراؤ اس نے کہا کہ میں بہت بڑا دین

باقی صفحہ 5 پر

پروفیسر میاں محمد افضل صاحب

پہاڑ کیا کہتے ہیں؟

آیئے قارئین آپ کو مری لے چلیں۔ کچھ دیکھیں' کچھ سوچیں' کیونکہ ارشاد ربانی ہے سیروا فی الارض۔ لیکن اس کے علاوہ یہ بھی کہا گیا کہ زمین و آسمان کے متعلق تفکر کرو۔ سو مشاہدہ سوچ پہ منتج ہونا چاہئے.... مگر یہ تو شروع میں ہی موضوع میں سنجیدگی آگئی۔ اس لئے آیئے سفر پر روانہ ہوں۔ جہلم سے آگے سڑک کے پیچ و خم شروع ہو جاتے ہیں۔ آگے اسلام آباد۔ ایک صاف ستھرا شہر۔ ہر طرف درخت ہی درخت۔ مختلف النوع درخت۔ اور ان پہ سایہ فگن اونچی بارعب عمارات' حکومتی شان کی آئینہ دار۔ مگر ہمیں ان سے کیا لینا۔ آیئے جلدی سے گزر چلیں۔ پھر وہی گھومتی گھماتی سڑکیں۔ گہرے گڑھے اور اونچے ٹیلے۔ اور آگے جائیں تو گڑھے وادیوں میں تبدیل اور ٹیلے پہاڑوں کا روپ دھار رہے ہیں۔ اور اب خوبصورت درختوں کی قطار' بہت سے درخت' سیدھے' اونچے' آسمان سے باتیں کرتے ہوئے حسین درخت' پہاڑوں کے سنتری' وادیوں کے محافظ' اونچے اونچے سیدھے درخت کچھ سرگوشیاں کرتے ہوئے۔ کیا کہہ رہے ہیں یہ سب۔ یہ مڑتی' بل کھاتی سڑکیں زندگی کی عکاس۔ زندگی میں بھی کئی بھول بھلیاں' کئی چکر۔ گھومتی ہوئی زندگی کی شاہراہوں میں بھٹک جانے کا' راستہ گم ہو جانے کا امکان۔ ان بظاہر حسین مگر حقیقتاً پُر فریب راستوں کے چکروں کے باوجود اگر صحیح راستہ پہچان لیا اور اس پر استقلال سے قدم پڑتے رہے تو منزل کو پا لینے کا قوی امکان .....اسی سوچ سوچ میں ہم مری پہنچ جاتے ہیں۔

اللہ نے انسان کی خاطر کیا خوبصورت نظارے بنائے۔ کتنی خوبصورت ہیں یہ وادیاں اور کیا پر شوکت ہیں پہاڑ۔ اور پھر یہ آسمان سے باتیں کرتے ہوئے سیدھے اور اونچے درخت۔ ان میں سرسراتی ہوئی ہوائیں۔ شاخوں کے ساز پر سریلا نغمہ الاپتی ہوئی۔ ادھر گرتی ہوئی آبشاریں' چمکتے ہوئے' بھاگتے ہوئے پانی بڑی شان سے پہاڑوں کی بلندیوں سے اترتے ہوئے' ایک نغمہ' جوشیلا اور پر شور۔ اوپر سیاہ بادل خراماں خراماں چلتے ہوئے اور کبھی گھن گرج سے برستے ہوئے۔ نیچے وادیاں کبھی سنہری دھوپ سے جگمگاتی ہوئیں اور کچھ پہاڑوں کی اوٹ میں۔ دھوپ اور چھاؤں اندھیرے اور اجالے ساتھ ساتھ۔ اور پھر انسانوں کی جادوگری۔ پست وادیوں سے سوئے آسمان اٹھتے ہوئے اونچے اونچے محل' اعلیٰ صناعی کا نمونہ۔ پہاڑوں اور وادیوں میں چمکتی ہوئی گھروں کی چھتیں' سردی میں سفید و شفاف برف سے لدی ہوئی' دھوپ میں شعاعیں منعکس کرتی ہوئی۔ کیا خوب نظارے' کتنی حسین تصویریں۔ اللہ یقیناً جمیل ہے اور جمال کو پسند کرتا ہے تبھی تو یہ شاندار نظارے چاروں طرف بکھرے ہوئے ہیں تا انسان بھی ان سے متاثر ہو۔ اس حسن و جمال کو اپنائے' اپنے اندر جذب کرے۔ شاید یہ حسن اس میں بھی سرایت کر جائے۔ شاید وہ بھی اسے منعکس کرے۔

پہاڑوں کو شان بخشتے ہیں تو شاندار' اونچے' آسمان کی بلندیوں کو چھوتے ہوئے درخت' بے شمار درخت' پہاڑوں کو ڈھانپے ہوئے' ان کا حسن اور ان کی شان۔ نہ کہیں کجی نہ ٹیڑھا پن ہر درخت سیدھا' گویا بے شمار انگلیاں پہاڑ سے' وادی سے سوئے آسمان اٹھتی ہوئیں۔ ہر انگلی اللہ کی طرف اشارہ کرتی ہوئی۔ اے انسانو تمہیں بلندیاں نصیب ہوں مگر یہاں آ کے دنیا کی ہماہمی میں کھو نہ جانا' ہر درخت پیغام دیتا ہوا۔ ہر درخت اسی جانب اشارہ کرتا ہوا۔ پیغام بڑا واضح اے گناہگارو تمہیں بلندی مبارک۔ بلندی تو اللہ کی قربت کی ضامن ہونی چاہئے لیکن اگر اللہ کی طرف اٹھتی ہوئی بے شمار انگلیاں بھی تمہیں اللہ کی جانب راغب نہ کر سکیں تو یہ بلندی نہیں پستی ہوگی ہر درخت اللہ تعالیٰ کی طرف انگلی اٹھائے تمہیں پیغام دے رہا ہے۔ دھیان اللہ کی طرف کرو مگر نگاہ نیچی رکھو۔ دیکھو نیچے کتنی خوبصورت وادیاں ہیں۔ کتنی حسین و دلفریب۔ ان میں کہیں دھوپ کہیں چھاؤں۔ کہیں روشنی کہیں اندھیرا۔ زندگی کی عکاس۔ ہمارے سر پہ سورج چمک رہا ہے۔ اللہ کا نور آسمان سے اتر رہا ہے مگر ہم ایسی وادیوں میں اتر جاتے ہیں جہاں چمکتے ہوئے سورج کے عین سامنے اندھیرا چھا رہا ہے۔ اللہ کا نور برس رہا ہے مگر ہم غفلت۔ کوتاہی۔ گناہ کی اندھیری وادیوں میں اتر جاتے ہیں۔ وہ سامنے کی چمکتی ہوئی وادیاں۔ اللہ کے نور سے نہائی ہوئی وادیاں پیغام دے رہی ہیں کہ آؤ روشنی کی طرف آؤ۔ آؤ روشنی میں نہاؤ۔ آؤ اور ان حسین وادیوں میں اتر جاؤ جہاں اللہ کی رحمت اللہ کا نور برس رہا ہے۔ اس وادی میں جو منور ہے۔ روشن ہے۔ اللہ کے حسن سے سجی ہے۔

یہ وادیاں' یہ پہاڑ دن کو ایک حسین منظر پیش کرتے ہیں۔ مگر رات کو منظر اور بھی حسین ہو جاتا ہے۔ جب کہ دیئے ٹمٹمانے لگتے ہیں۔ بجلیاں جگمگانے لگتی ہیں۔ اور روشنیاں انہیں سجانے لگتی ہیں۔ یوں معلوم دیتا ہے گویا آسمان کے ستارے زمین پر اتر آئے۔ گویا پستی بلندی میں بدل گئی۔ اس میں بھی ایک سبق۔ ہم دنیاوی پستیوں میں رہ کر بھی روحانی بلندیاں حاصل کر سکتے ہیں۔ مگر شرط وہی جو درختوں کی اللہ کی جانب اٹھتی ہوئی انگلیاں عائد کر رہی ہیں۔ اللہ کی طرف دھیان کرو تو پستیاں بلندیوں میں بدل سکتی ہیں۔ ستاروں کی طرح جگمگا سکتی ہیں۔ حقیقی حسن عطا کر سکتی ہیں۔

یہاں منظر اور بھی حسین ہو جاتا ہے جب ان سنہری' چمکتی ہوئی وادیوں پہ کالے کالے بادل منڈلاتے ہوئے آن پہنچتے ہیں۔ شاید وہ بھی ان کے حسن کی جھلک دیکھنے امڈے چلے آتے ہیں۔ بڑی بے تابی سے' بڑی تیزی سے' اور پھر چھما چھم بارش شروع۔ پہلے اکا دکا موٹی بوندیں اور پھر یوں کہ بند ٹوٹ گیا' آسمانی آبشار' پانی ہے کہ برستا جا رہا ہے۔ اللہ کی رحمت کا نزول۔ اور یہ انعام بھی انہی کے لئے جو پہاڑ کی بلندیوں پہ پہنچے' جو روحانی مدارج حاصل کر سکے۔ پانی وحی بھی ہے' رحمت بھی' اللہ کا فضل بھی' پانی پہاڑوں کی گرد بھی صاف کرتا ہے' گناہوں کی میل بھی دھوتا ہے۔ مگر یہ انہی کا مقدر ہے جو پہاڑوں پہ پہنچے جنہوں نے روحانی بلندیاں پائیں۔ اللہ کے فضل کا پانی ان کے گناہ کی میل دھو دے گا۔ ان کو پاک و صاف کر دے گا۔ دھل کے ان کی شخصیت نکھر آئے گی۔ ان کے گرد آلود چہرے چمکنے لگیں گے۔ ان کو ایک جلا ملے گی' ایک حسن' ایک پاکیزگی۔

پہاڑوں کی برسات تو تھی پانیوں کا چھم چھم برسنا۔ مگر کچھ اور پانی بھی پہاڑوں کی چوٹیوں پہ چمکتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ چشموں کے پانی' برساتی نالے' پانی بڑی تیزی سے بلندیوں سے اترتا ہوا۔ اچھلتا' کودتا' چمکتا' دمکتا' ایک سرخوشی کے عالم میں' گویا شاداں و فرحاں' خوشی کا گیت گاتا ہوا وادیوں میں اترتا چلا جاتا ہے۔ کیا حسین آبشاریں' کتنا سریلا نغمہ' کیا اچھل کود' کوہسار کی آرائش' قدرت کے حسن کا ایک اور منظر۔ مگر یہ پانی کیا ہے؟ یہ منذر بھی اور مبشر بھی۔ پانی کا تیز و تند ریلا انسان تو انسان بڑے بڑے پتھروں کو بھی بہا لے جائے گا۔ پہاڑوں میں شگاف ڈال دے گا۔ تباہی اور آفت ساتھ لائے گا۔ مگر یہی پانی فصلوں کو سیراب بھی کرے گا۔ پھلدار درختوں کے پھل میں رس بھی بھرے گا۔ درختوں کی نشوونما بھی کرے گا اور انسانوں کی پیاس بھی بجھائے گا۔ پانی ظالم بھی اور مشفق بھی۔ اللہ کی رحمت بھی اور اس کا قہر بھی۔ ہمارے اعمال کے بھی دو رنگ اور ہماری کارکردگی کے دو انجام۔ اللہ ہمیں غضب سے' قہر سے' انجام بد سے بچائے۔

اللہ کرے ہم دنیا کی حسین وادیوں میں روشنی میں نہاتے ہوئے' اللہ کی رحمت کے بادلوں کے سایہ میں بڑھتے ہوئے' اللہ کے فضل کے پانیوں سے سیراب ہوتے ہوئے' اللہ کی طرف انگلی اٹھاتے ہوئے درختوں سے راہنمائی لیتے ہوئے' ان پہاڑوں کی چوٹیوں پہ جو اللہ کے نور سے روشن ہیں' ان حسین وادیوں میں جو اس کے حسن سے جگمگا رہی ہیں' ایک خوشگوار' ایک کامیاب' ایک پاک زندگی گزارتے چلے جائیں

بقیہ صفحہ 4

کا ایک عالم ہوں چناب کے پرلی طرف رہتا تھا اور میں اس عورت پر چڑھ گیا ہوں اور میں چھوڑوں گا نہیں اس کی آواز موٹی تھی مردانہ آواز کی طرح۔ میں نے اسے کہا کہ سورۃ فاتحہ سناؤ اتنے بزرگ ہیں آپ تو! اس عورت کو سورۃ فاتحہ نہیں آتی تھی اس نے کہا بھول گئی ہے تو اس بات پہ سارے ہنس پڑے۔ اور وہ سب بکھرنے شروع ہو گئے اور اس کا جن بھی اتر گیا۔ جن کی میں نے بھی تحقیق کی ہے۔ سب واقعات جھوٹے نکلتے ہیں۔ صرف بعض بزرگوں کے واقعات ایسے ہیں جن کے متعلق یہ پتہ ہے. کہ جن کی قسم کی کوئی مخلوق ضرور ہے سہی۔ تو میرا بھی تجربہ ہے اور حضرت میاں بشیر احمد صاحب نے بھی مجھے بتایا تھا کہ ایک بار تجربہ ہوا ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے بھی مجھے واقعہ سنایا تھا اب وقت تھوڑا ہے پھر کبھی سناؤں گا۔

سوال:۔ حضور مچھلی کے کان ہوتے ہیں۔

جواب:۔ مچھلی آواز کو سنتی ہے اس کے آپ کی طرح کے کان نہیں ہوتے مگر آواز کو سنتی ہے اور بڑا تیز ری ایکشن دکھاتی ہے آواز کے خلاف۔ میں نے تو احمد نگر (پاکستان) میں تالاب بھی مچھلیوں کا رکھا ہوا تھا باہر کہیں دھماکہ ہو تو ایک دم ان میں افراتفری پیدا ہو جاتی ہے۔

سوال:۔ حضور بعض لوگ کہتے ہیں کمروں میں تصویر نہیں لگانی چاہئے اس سے رحمت کے فرشتے نہیں آتے کیا یہ درست ہے۔

جواب:۔ ہمارے ہاں تو ساری تصویریں ہیں رحمت کا فرشتہ بھی آتا ہے اس لئے غلط ہے اس حدیث سے مراد یہ ہے کہ بتوں کی تصویریں' شرک والی تصویریں نہیں لگانی چاہئیں ان کی وجہ سے رحمت کا فرشتہ پھر وہاں نہیں آتا اور سامنے تو کوئی بھی تصویر نہیں ہونی چاہئے نہ بت کی نہ انسان کی جس طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں وہاں سامنے کوئی تصویر نہیں ہونی چاہئے۔

دنیا کے بدترین

بری، بحری اور فضائی حادثات

گنیز بک آف ورلڈ ریکارڈز 2000ء سے ایک ورق

بدترین ہوائی حادثات

روئے زمین کا بدترین ہوائی حادثہ 27 مارچ 1977ء کو ہوا، جب لاس روڈیوز ائیرپورٹ، ٹین ریف، کینری آئی لینڈ کے رن وے پر پین ایم اور کے ایل ایم کے دو بوئنگ 747 آپس میں ٹکرا گئے۔ اس تصادم میں 583۔افراد ہلاک ہوئے، تاہم پین ایم فلائٹ کے 63 مسافر معجزانہ طور پر بچ گئے۔

ایک طیارے کا بدترین ہوائی حادثہ 12۔اگست 1985ء کو وقوع پذیر ہوا، جب جاپان ائیرلائنز (جال) کا ایک بوئنگ 747 طیارہ (فلائٹ 123) جاپان میں ٹوکیو اوساکا پرواز کے دوران تباہ ہوگیا۔ اس میں مسافروں اور کریو سمیت 520۔افراد ہلاک ہوئے۔

بدترین ہوائی تصادم

12 نومبر 1996ء کو نیو دہلی (بھارت) کے جنوب مغرب میں 80 کلومیٹر (50 میل) کے فاصلے پر سعودی عرب کے بوئنگ 747 جو ایک شیڈول فلائٹ پر تھا اور قازقستان کے الیوشن 76 طیارے جو چارٹرڈ فلائٹ پر تھا، کے درمیان تصادم میں دونوں جہازوں کے مسافروں اور کریو کے ارکان سمیت 351۔افراد ہلاک ہوگئے۔ دونوں جہازوں کے زمین پر گرنے کے بعد صرف سعودی بوئنگ کا عقبی حصہ قدرے بچ سکا۔

غبارے کا بدترین حادثہ

گرم ہوا سے اڑنے والے غبارے کا بدترین حادثہ 13۔اگست 1989ء کو اس وقت رونما ہوا، جب آسٹریلیا کے شمالی علاقوں میں الائیس اسپرنگ کی تفریحی فلائٹ کے لئے چند منٹوں کے وقفے سے چھوڑے جانے والے مسافر غبارے زمین سے 610 میٹرز (2000 فٹ) کی بلندی پر آپس میں ٹکرا گئے۔ ایک غبارے کی باسکٹ نے دوسرے کی فیبرک (کپڑے) میں سوراخ کر دیا۔ دونوں غبارے تباہ ہو گئے اور دونوں غباروں کے پائلٹ 12 مسافروں سمیت ہلاک ہو گئے۔

اسکائی لفٹ کا بدترین حادثہ

دنیا کا اسکائی لفٹ کا بدترین حادثہ 9 مارچ 1976ء کو اٹلی میں کیوالیس کے تفریحی مقام پر ہوا، جب لفٹ کیبل ٹوٹنے سے 42۔افراد موت کے منہ میں چلے گئے۔ حال ہی میں اسکائی لفٹ کا ایک بدترین حادثہ بھی اٹلی میں ہی رونما ہوا۔ 3 فروری 1998ء کو ای اے۔6 بی پرولر جیٹ جسے امریکی میرین دستوں کا کیپٹن رچرڈ ایش بے اڑا رہا تھا، سینٹ کرمیس کے مقام پر کیبل کار کی تاروں سے ٹکرا گیا۔ اس حادثے میں 20۔افراد ہلاک ہوئے۔ ایش بے کو عوام کے قتل عام کے جرم سے تو بری قرار دے دیا گیا، البتہ وہ حادثے کی ایک ویڈیو فلم برباد کرکے انصاف کی راہ میں رکاوٹ ڈالنے کے جرم کا ذمہ دار ٹھہرایا گیا۔ امریکی حکومت نے ہر مرنے والے کے خاندان کے لئے 51 ہزار 172 ڈالر تقریباً 25 لاکھ 60 ہزار روپے امدادی اور لفٹ کی مرمت کے لئے گاؤں کو 2 کروڑ ڈالر (ایک ارب روپے) ادا کئے۔

بدترین خلائی حادثہ

کسی خلائی سفر کے دوران بدترین حادثہ 29 جون 1971ء کو رونما ہوا، جب سوویت یونین کے خلا باز جارجی ڈوبرو ولسکی، وکٹر پیسایوف اور ولادی سلاف ولکوف جنہوں نے خلائی سوٹ نہیں پہنے ہوئے تھے، زمین کے مدار میں دوبارہ داخل ہوتے وقت اپنے خلائی جہاز سویوز 11 کے ڈی پریشرائز ہونے سے ہلاک ہوگئے۔

زمین پر بدترین خلائی حادثہ 24۔اکتوبر 1960ء کو بیکونور کاسموڈرم، سوویت یونین (اب قازقستان) میں ہوا، جب ایک خلائی راکٹ ایندھن بھرتے ہوئے دھماکے سے پھٹ گیا۔ اس حادثے میں 91۔افراد ہلاک ہوئے۔

بدترین بحری تصادم

15 دسمبر 1977ء کو جنوبی افریقہ کے ساحلوں کے قریب ٹینکر "وینا ئل" (وزن 3 لاکھ 30 ہزار 954 ٹن) ایک اور ٹینکر "وین پیٹ" (وزن 3 لاکھ 30 ہزار 869 ٹن) سے ٹکرا گیا۔ اس حادثے کو بدترین بحری تصادم قرار دیا جاتا ہے۔

بحری جہاز کی بدترین تباہی

21 دسمبر 1979ء کو 3 لاکھ 21 ہزار 186 ٹن وزنی "وی ایل سی سی (وری لارج کراوڈ کیریئر) انرجی ڈی ٹری نیشن" میں آگ لگ گئی اور یہ دو حصوں میں تقسیم ہوگیا۔ خلیج فارس کے آبنائے ہرمز میں ہونے والے اس حادثہ کو کسی بھی بحری جہاز کی بدترین تباہی قرار دیا جاتا ہے۔

کشتی کا بدترین حادثہ

21 دسمبر 1987ء کی صبح ڈونا پازنامی ایک فیری (کشتی) فلپائن میں ٹیکلوبان سے منیلا جاتے ہوئے وکٹر نامی ٹینکر سے ٹکرا گئی۔ دونوں جہازوں میں آگ لگ گئی اور چند ہی منٹوں میں سمندر میں ڈوب گئے۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق ڈونا پاز پر 1150۔افراد سوار تھے، جو تمام کے تمام ہلاک ہو گئے، تاہم اس علاقے میں گنجائش سے زیادہ مسافر بٹھائے جانا عام ہے، اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس حادثے میں 4 ہزار افراد ہلاک ہوئے۔

زیر زمین ٹرین کا بدترین حادثہ

28۔اکتوبر 1995ء کو باکو میں ایک زیر زمین ٹرین میں آگ لگ گئی، جس سے 300۔افراد ہلاک ہو گئے۔ جل کر مرنے والوں کے علاوہ درجنوں افراد دھوئیں سے دم گھٹ جانے، کچلے جانے اور ریل کی پٹڑیوں میں برقی رو آجانے سے ہلاک ہوئے۔ آذربائی جان کی حکومت نے حادثے کا سبب فنی خرابی قرار دیا۔

زمانہ امن میں آبدوز کا بدترین حادثہ

10۔اپریل 1963ء کو امریکہ کی 3 ہزار 759 ٹن وزنی ایٹمی آبدوز "تھریشر" میساچوسٹس امریکہ میں کیپ کوڈ کے قریب بحرالکاہل کے گہرے پانیوں میں بعض تجربات کے بعد سطح سمندر پر آنے میں ناکام رہی۔ اس وقت آبدوز میں 112 نیول افسران اور 17 سویلین ٹیکنیشن موجود تھے۔ اگلے سال امریکی بحریہ نے اعلان کیا کہ ٹرسٹی II نامی جہاز نے 2 ہزار 560 میٹر (6400 فٹ) کی گہرائی میں آبدوز کا کچھ حصہ ڈھونڈ نکالا ہے، تاہم حادثے کی اصل وجوہات آج تک نہیں بتائی گئیں۔

خلائی مشن کا بدترین حادثہ

انسانی خلائی پرواز کے دوران سب سے زیادہ ہلاک ہونے والوں کی تعداد سات ہے جن میں 5 مرد اور 2 عورتیں شامل تھیں۔ یہ حادثہ 28 جنوری 1986ء کو پیش آیا، جب امریکی خلائی جہاز چیلنجر 51۔ایل کینڈی اسپیس سنٹر فلوریڈا سے پرواز کے 73 سیکنڈ بعد فضا میں پھٹ گیا۔

ائیر شو کے دوران بدترین حادثہ

28۔اگست 1988ء کو رام اسٹین ائیربیس جرمنی میں ایک ائیر شو کے دوران دو اطالوی جیٹ فضا میں ایک دوسرے سے ٹکرا گئے۔ ان میں سے ایک جیٹ طیارہ پھٹ گیا اور جلتے ہوئے نیچے موجود ہجوم پر آگرا، جس سے 70۔افراد ہلاک اور 400 سے زائد زخمی ہوئے۔

ٹرین کا بدترین حادثہ

6 جون 1981ء کو 800 مسافر اس وقت ہلاک ہو گئے جب بھارتی صوبے بہار میں ایک ٹرین پل سے دریائے بھاگ متی میں جاگری۔

ٹرین ٹنل کا بدترین حادثہ

2 مارچ 1944ء کو 521 مسافر اس وقت جس دم کا شکار ہو گئے جب ان کی ٹرین اٹلی میں سالرنو کے قریب ایک سرنگ میں پھنس گئی۔

بدترین لفٹ حادثہ

جنوبی افریقہ میں وال ریف کی سونے کی کانوں میں ایک لفٹ 11 مئی 1995ء کو 490 میٹر (1600 فٹ) کی بلندی سے نیچے گر گئی، جس سے اس میں سوار 105 ورکر ہلاک ہوگئے۔

بدترین اجتماعی خوف و ہراس اور بھگدڑ

1991ء میں حج کے دوران سعودی عرب میں مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک سرنگ میں بھگدڑ مچ گئی، جس سے 1426 حجاج کرام جاں بحق ہوگئے۔

بدترین فٹ بال فسادات

مئی 1964ء میں پیرو کے شہر لیما میں ارجنٹائن اور پیرو کے درمیان اولمپک کوالیفائنگ فٹ بال میچ کے دوران ہونے والے فساد میں 318 تماشائی ہلاک اور 500 سے زیادہ زخمی ہوگئے۔ فساد اس وقت شروع ہوا جب ریفری نے کھیل کے آخری منٹ میں پیرو کی جانب سے کیا جانے

باقی صفحہ 7 پر

اطلاعات و اعلانات

دردمندانہ درخواست دعا

○ اکثر اوقات احباب جماعت خاکسار سے ملنے پر اہلیہ ام کی صحت کے بارے میں دریافت فرماتے ہیں ان کے جذبہ اخوت کے پیش نظر اہلیہ ام کی موجودہ کیفیت دعا کی دردمندانہ درخواست کے ساتھ پیش خدمت ہے۔

اہلیہ ام کی علالت دائیں طرف کے فالج کے باعث ہے جس پر قریباً دس سال کا عرصہ گذر رہا ہے۔ قوت گویائی سے محرومی اور دائیں طرف کی بے حسی بدستور قائم ہے۔ اکل و شرب بذریعہ چمچ ہے۔ قوت شناخت بہت کم رہ گئی ہے۔ توکل بر خدا علاج معالجہ ہومیو پیتھک اور ایلو پیتھک دونوں طریق سے جاری ہے۔ دن میں دو مرتبہ بستر سے اٹھا کر وہیل چیئر پر بٹھا دیا جاتا ہے۔ جملہ قارئین کرام سے ان کی صحت و تندرستی کے لئے دعا کی دردمندانہ درخواست ہے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

سانحہ ارتحال

⊙ مکرم عبدالصمد خان صاحب طاہر ابن مکرم عبدالرحیم خان عادل صاحب دارالصدر غربی ربوہ بعمر 57 سال مورخہ 13 جولائی 2000ء کو اسلام آباد میں وفات پا گئے ہیں۔ آپ پی۔ آئی۔ اے کی سروس کے بعد ربوہ میں رہائش پذیر تھے۔ گزشتہ پونے دو سال سے کینسر کے موذی مرض میں مبتلا تھے۔ آپ نے بڑے صبر سے اس بیماری کو برداشت کیا۔ آپ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے نواسے تھے اور حضرت عبدالغفار خان صاحب برادر اکبر حضرت عبدالستار خان افغان (المعروف بزرگ صاحب) کے پڑپوتے تھے۔ ہر ایک کے ساتھ ہمدردی سے پیش آنا ان کا خاص وصف تھا۔ بہت ہی ملنسار اور غمگسار تھے۔ پنجگانہ عبادت کے بہت پابند تھے۔ مورخہ 15-7-2000 کو بعد از نماز عصر بیت المبارک میں مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ اور مکرم رانا تصور احمد صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ مرحوم کے لواحقین میں ان کی بیگم صاحبہ چار بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار ہیں۔ احباب جماعت سے مرحوم کی مغفرت بلندی درجات کے لئے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

درخواست دعا

○ عدیلہ انجم بنت مکرم میاں محمد صدیق صاحب سابقہ زعیم انصار اللہ دارالنصر غربی الف ربوہ عرصہ تین ماہ سے ذہنی دباؤ کی وجہ سے بیمار ہے۔ احباب سے عزیزہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم چوہدری محمد شریف صاحب انسپکٹر صدر انجمن احمدیہ کی بائیں بازو کی ہڈی ڈیڑھ ماہ قبل ٹوٹ گئی تھی۔ اب آپریشن تجویز ہوا ہے۔ ہڈی کے جڑنے اور صحت کاملہ کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

نمایاں کامیابی

○ مکرم پروفیسر عبدالجلیل صادق صاحب دارالرحمت غربی لکھتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی عزیزہ ھبۃ الوحید نے امسال سرگودھا بورڈ سے میٹرک کے امتحان میں 744/850 نمبر حاصل کر کے بورڈ میں ساتویں پوزیشن حاصل کی اور اس طرح قائداعظم میرٹ سکالر شپ حقدار قرار پائی۔ اس طرح خاکسار کے بیٹے نے پروگریسو پبلک سکول سرگودھا کی جماعت ششم میں اول پوزیشن حاصل کی ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز ان کے لئے مبارک فرمائے اور آئندہ ترقیات کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

☆☆☆☆☆☆

سانحہ ارتحال

○ مکرم عبدالرشید خاں صاحب ابن مکرم عبداللہ خان صاحب دارالصدر غربی مورخہ 16-7-2000 بروز اتوار صبح چھ بجے مختصر علالت کے بعد فضل عمر ہسپتال ربوہ میں انتقال کر گئے۔ مرحوم محمد سعید انور کارکن دارالضیافت کے بہنوئی اور ناصر احمد خاں صاحب کارکن دارالضیافت کے والد تھے مرحوم پیدائشی احمدی تھے اور نہایت نیک سیرت انسان تھے پسماندگان میں 9 بیٹے اور 4 بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مرحوم کے درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں جگہ دے۔

○ محترمہ امتہ الرحمٰن صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری محمد دیوان صاحب مرحوم آف کوٹلی لوہاراں شرقی ضلع سیالکوٹ مورخہ 15 جولائی 2000ء کو بعمر 84 سال وفات پا گئیں۔ بوجہ موصیہ ہونے کے ان کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا جہاں اسی روز بعد نماز عشاء مکرم بشیر احمد اختر صاحب مربی سلسلہ نے بیت دارالرحمت وسطی میں نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین مکمل ہونے پر دعا بھی کرائی۔ مرحومہ مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ کی بڑی ہمشیرہ تھیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں ان کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

اعلان داخلہ

Unwrsity of Arid Agricullíuw راولپنڈی نے خود کفالتی بنیاد پر سال 2000-2001ء کے لئے مندرجہ ذیل ماسٹر پروگرام میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔

اسٹیٹسٹکس۔ بیالوجی۔ بوٹنی۔ زوالوجی۔ بایو کیمسٹری۔ این تھروپولوجی' اکنامکس' سوشیالوجی۔

داخلہ فارم ڈین فیکلٹی آف سائنس کے دفتر سے 500 روپے کی ادائیگی پر حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ کم از کم مطلوبہ تعلیمی قابلیت BSc (آنرز) ایگری کلچر ہے۔ جس کے ساتھ متعلقہ فیلڈ آف اسٹڈی میں کسی تسلیم شدہ ادارہ سے 2.75 کا CGPA یا اس کا مساوی ہو۔ درخواست دینے کی آخری تاریخ 19۔ اگست 2000ء۔ مزید معلومات کے لئے جنگ 19 جولائی دیکھیں۔

(نظارت تعلیم)

☆☆☆☆☆☆

بقیہ صفحہ 6

والا ایک گول دینے سے انکار کر دیا۔ اگر یہ گول دے دیا جاتا تو پیرو اس سال اولمپک کے لئے کوالیفائی کر جاتا۔

بدترین بل فائٹ حادثہ

20 جنوری 1980ء کو سینسی لیو' کولمبیا میں بل فائٹ کے دوران تماشائیوں کا ایک اسٹینڈ منہدم ہو گیا' جس سے 222۔ افراد ہلاک ہو گئے۔

(روزنامہ خبریں۔ 25 مارچ 2000ء سنڈے میگزین)

عطیہ خون دے کر دکھی انسانیت کی خدمت کیجئے

بقیہ صفحہ

کے ساتھ ہوتا ہے اور جب یہ گھر میں آوے تو ایک دریا نور کا ساتھ لاتا ہے۔"

(آئینہ کمالات اسلام)

اور ایک اور جگہ ایسے فانی فی اللہ اور محبّ صادق کے ساتھ خدا تعالیٰ کے خاص سلوک کا ذکر کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں:۔

"زمین اور آسمان سے اس کے لئے نشان ظاہر کرتا ہے اور اس کے دوستوں کا دوست اور اس کے دشمنوں کا دشمن بن جاتا ہے۔ اور اگر پچاس کروڑ انسان بھی اس کی مخالفت پر کھڑا ہو تو ان کو ایسا ذلیل اور بے دست و پا کر دیتا ہے جیسا کہ ایک مرا ہوا کیڑا۔ اور محض ایک شخص کی خاطر کے لئے ایک دنیا کو ہلاک کر دیتا ہے۔ اور اپنی زمین و آسمان کو اس کے خادم بنا دیتا ہے۔ اور اس کے کلام میں برکت ڈال دیتا ہے۔ اور اس کے تمام در و دیوار پر نور کی بارش کرتا ہے اور اس کی پوشاک اور اس کی خوراک میں اور اس مٹی میں بھی جس پر اس کا قدم پڑتا ہے ایک برکت رکھ دیتا ہے۔ اور اس کو نامراد ہلاک نہیں کرتا۔۔۔ ہر میدان میں اس کو فتح دیتا ہے اور اپنی قضاء و قدر کے پوشیدہ راز اس کو بتلاتا ہے۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم)

ہم نے ان تمام برکات کو حضرت اقدس مسیح موعود اور آپ کے مقدس خلفاء کے وجودوں میں بارہا مشاہدہ کیا ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ اب بھی ایسا ہو گا اور برکات کا یہ سلسلہ مسلسل بڑھتا اور پھیلتا چلا جائے گا۔

ہماری دعا ہے کہ حضور ایدہ اللہ کا انڈونیشیا کا یہ للّٰہی سفر بے حد مبارک ہو۔ روح القدس کی تائیدات ہمیشہ آپ کے شامل حال رہیں اور آپ کی دعائیں رحمت الٰہی کے موسلادھار برسنے والے بادلوں کی صورت میں اس علاقہ کے تشنہ دلوں کو اس طرح سیراب کر دیں کہ ان سے محبت الٰہی کی سرسبز اور لہراتی ہوئی شاخیں جوش مار کر نکلیں اور یہ خطۂ ارض جلد از جلد احمدیت کے ایسے دلکش' معطر اور سدا بہار گلزار میں تبدیل ہو جائے جس پر پھر کبھی خزاں کا دور نہ آئے۔

ملکی خبریں
قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 21 جولائی۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 27 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 38 درجے سنٹی گریڈ
ہفتہ 22 جولائی۔ غروب آفتاب۔ 7-15
اتوار 23۔جولائی۔ طلوع فجر۔ 3-40
اتوار 23۔جولائی۔ طلوع آفتاب 5-15

کالاباغ ڈیم بنائیں گے

وفاقی سیکرٹری وزارت پانی و بجلی ظفراللہ خان نے کہا ہے کہ کالاباغ ڈیم بنائیں گے تعمیر اسی سال شروع ہو سکتی ہے۔ ڈیم قومی مفاد میں ہے۔ اتفاق رائے پیدا کرنے کیلئے چیف ایگزیکٹو اور گورنر سیاستدانوں سے ملاقاتیں کریں گے۔ فیز۔ ببیلٹی رپورٹ اپ ڈیٹ کرنے میں کوئی وقت نہیں لگے گا۔ ابتدائی تیاریاں مکمل ہیں تعمیر سال رواں میں شروع ہونے کی صورت میں 6ء1 بلین ڈالر لاگت آئے گی۔ بھارت ہر سال 12 ڈیم بنا رہا ہے۔ پاکستان میں 74ء کے بعد کوئی ڈیم نہیں بنا۔

6۔اگست کو کل جماعتی کانفرنس

عوامی اتحاد کے سربراہ نوابزادہ نصراللہ خان نے 6۔ اگست کو کل جماعتی کانفرنس کا اجلاس طلب کر لیا ہے۔ 29 سیاسی جماعتوں نے شرکت کا وعدہ کیا ہے۔ اس میں عوامی اتحاد کی 15 جماعتوں کے علاوہ مسلم لیگ' جماعت اسلامی' جے یو پی' جے یو آئی' تحریک انصاف' عوامی تحریک' ایم کیو ایم' اے این پی' جمعیت اہل حدیث اور خاکسار کے نمائندے شامل ہونگے۔

غلطیوں کو دور کرنے کا طریقہ جان لیا

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ ہم نے اپنی غلطیاں درست کرنے کا طریقہ جان لیا ہے۔ بلوچستان کو اس کے حصے سے زیادہ دیں گے فوج ملک کو نقصان پہنچنے نہیں دے گی۔ ملک کو کرپشن سے پاک ایسا نظام دیں گے جسے نئے آنے والے بھی بدل نہیں سکیں گے۔ اختیارات کی نچلی سطح پر منتقلی سے بڑی مثبت تبدیلی آئے گی۔ چیف ایگزیکٹو نے یہ باتیں کوئٹہ گیریژن دربار اور پنجگور میں پاور پلانٹ کی افتتاحی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہیں۔ انہوں نے بلوچستان کے کاشتکاروں کیلئے بجلی کے پرانے فلیٹ ریٹ بحال کرنے کا اعلان کیا۔

حالیہ فیصلوں سے ثابت ہو گیا.......

نیب کے چیئرمین جنرل سید محمد امجد نے کہا ہے کہ حالیہ فیصلوں سے ثابت ہو گیا ہے کہ عدالتوں کو جی ایچ کیو سے آرڈر نہیں مل رہے۔ شیرپاؤ کیس میں ہم اپیل کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ نیب آرڈیننس کے تحت لوگوں کو ملا ریلیف ختم کرنے کیلئے آرڈیننس میں ترمیم نہیں لائیں گے۔ میں "بل ان اے چائنہ شاپ" نہیں بنوں گا۔

شہباز شریف جنرل مشرف کے دوست

بیگم کلثوم نواز نے کہا ہے کہ بہتر ہوتا کہ شہباز شریف مفاہمت کے مشورے اپنے دوست مشرف کو دیتے۔ محاذ آرائی ہم نہیں حکومت کر رہی ہے۔ گذشتہ روز کا بیان فوجی ترجمان کا بیان نہیں جنرل مشرف کے ترجمان کا بیان ہے۔ حالت یہ ہے کہ ایک نہتی عورت کے بیان سے طوفان آجاتا ہے۔ حکمران کوشش کرتے ہیں کہ ہر کام میں فوج کی پشت پناہی ظاہر ہو۔ ہم جانتے ہیں کہ کرپشن کے الزامات کیوں لگائے جا رہے ہیں۔ لیکن ہم ملک نہیں چھوڑیں گے۔

شہباز کے خط کی حمایت

مسلم لیگ کے لیڈر شیخ رشید نے کہا ہے کہ مصالحت ہونی چاہئے۔ شہباز کے خط کی حمایت کرتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ پوری پارٹی نواز شریف پر متحد ہے۔ پھر قائم مقام کس لئے۔ 30۔ جولائی کے اجلاس میں کچھ نہیں ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ پارٹی کو ٹوٹنے اور بچانے کا انحصار کلثوم نواز کے رویے پر ہوگا۔

علماء وفاقی اور صوبائی کابینہ میں

حکومت نے اسلامی دفعات کو پی سی او کا حصہ بنانے کے بعد وفاقی اور صوبائی سطحوں پر ممتاز علمائے دین کو حکومت میں شامل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

کوئی وی آئی پی نہیں

لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس نے علیحدگی میں وکیل کی بات سننے سے انکار کر دیا انہوں نے کہا کہ کسی سے وی آئی پی سلوک نہیں ہوگا۔

فضا خراب ہو جائے گی

بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ سیاسی راہنماؤں کو سخت سزائیں فضا کو خراب کر دیں گی۔ انہوں نے ایم کیو ایم کے رہنما فاروق ستار کو چودہ سال قید اور 21 سال کیلئے نااہل قرار دینے کے فیصلے پر کڑی نکتہ چینی کی۔ انہوں نے کہا کہ اس سے یہ تاثر ملے گا کہ جمہوریت کے راستے مسدود کئے جا رہے ہیں۔

بیرونی حملہ ہوا تو ایٹم بم چلا سکتے ہیں

پاکستان کے سیکرٹری خارجہ نے کہا ہے کہ پاکستان کی سلامتی سے زیادہ کوئی چیز اہم نہیں۔ بیرونی حملہ ہوا تو ایٹم بم چلا سکتے ہیں۔ بھارت نے ایٹمی ہتھیار استعمال کرنے کی کوئی یقین دہانی نہیں کرائی ہم کیسے کرا سکتے ہیں۔

چینی وزیر خارجہ کا دورۂ پاکستان

چین کے وزیر خارجہ پاکستان کے تین روزہ سرکاری دورہ پر ہفتہ کے روز پاکستان پہنچ رہے ہیں۔ چینی وزیر خارجہ جمعرات سے دہلی کے دورہ پر ہیں اس کے بعد وہ پاکستان آئیں گے۔

امریکی حکام سے قاضی کی خوشگوار ملاقاتیں

جماعت اسلامی اور امریکہ کے درمیان غلط فہمیاں ختم ہو گئی ہیں۔ امریکی حکام سے قاضی کی ملاقاتیں خوشگوار رہیں۔ روایتی ایشوز پر جماعت کے موقف میں واضح تبدیلی کے اشارے ملے ہیں۔ پاکستان کی فوجی قیادت بھی جماعت اسلامی پر مہربان ہو رہی ہے۔ واشنگٹن پوسٹ نے لکھا ہے کہ قاضی حسین احمد ان سیاستدانوں میں شامل ہو گئے ہیں جو سمجھتے ہیں کہ اسلام آباد جانے والی سڑک واشنگٹن سے ہو کر گزرتی ہے۔

DERMAXO CREAM ڈرمیکسو کریم
شمار جلدی ... کی ایک ... کریم
تیار کردہ
بھٹی ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
رحمت بازار ربوہ

جمعۃ المبارک شام 6 بجے تا 8 بجے
مشورہ مفت
مریم میڈیکل سنٹر
نزد یادگار چوک دارالصدر جنوبی ربوہ۔ ☎ 213944
الٹراساؤنڈ ای سی جی کلینیکل لیبارٹری
24 گھنٹے ایمرجنسی سروس

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری' سیاحتی' بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن : بخارا۔ اصفہان۔ شجر کار۔ ویجی ٹیبل ڈائز۔ کوکیشن۔ افغانی وغیرہ
Phones: 042-6306163, 042-6368130
FAX: 042-6368134 E-mail:mobi-k@usa.net
احمد مقبول کارپٹس
12 نیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل
مقبول احمد خان آف شکر گڑھ

الحمد اسٹیٹ
پراپرٹی ڈیلر
ہمارا نصب العین
اس ارض وطن میں ہر ایک کے لئے ہو گھر
پورے پاکستان میں کوئی نہ ہو بے گھر
پورے پاکستان میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت کے لئے مفت مشورہ حاصل کریں
ہروقت ہر لمحے آپ کے ساتھ ساتھ
☎ 4993402
4993403
467003
467004
Haji Abdul Rauf
Chief Consultant
AHE
AL-HAMD ESTATE
Property Sale - Purchase
Mazzanine Floor, Taj Mahal Centre,
SB-8, Block-1, Gulshan-e-Iqbal, Karachi-75300

CPL No. 61